اردو

کمال الدین
وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنۃ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصحیح وتحقیق	علی اکبر غفاری
ترجمہ	گروہ مترجمین
نظر ثانی	سید عطا محمد عابدی
تزئین	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول	اگست 1999ء ربیع الثانی 1420 ھ
اشاعت دوئم	جولائی 2002 ربیع الثانی 1423 ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۳۰۰ روپے

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

وآلہ وسلم کے وقت ظہور تک موجود رہے ۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں اپنے نبی سے ارشاد فرما رہا ہے **مایقال لک الاماقد قیل للرسل من قبلک** (سورۃ فصّلت آیت ۴۳) " تجھے وہی کہتے ہیں جو تجھ سے پہلے سب رسولوں سے کہہ چکے ہیں ۔" اور آپؐ سے کچھ نہیں کہا جائے گا مگر وہ جو ہم نے آپ سے قبل کے رسولوں کو کہا تھا ۔ پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ۔ **سنة من قد ارسلنا قبلک من رسلنا** (سورۃ اسراء آیت ۷۷) " ان کی سنت جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا ہمارے رسولوں میں سے ۔" پس ان باتوں میں سے جو آپؐ سے کہی گئی تھیں اور آپؐ سے پہلے آنے والے رسولوں کی سنتیں جو آپ کے لئے بھی لازم قرار پائی تھیں میں سے ایک آپؐ کے لئے اوصیاء مقرر کرنا ہے جس طرح آپؐ سے پہلے آنے والوں کے لئے اوصیاء مقرر کئے گئے تھے ۔ بنابرایں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے اوصیاء مقرر کئے اور یہ بتا دیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام تمام ائمہ علیہم السلام کے خاتم ہوں گے اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی ۔ اس کو پوری امت نے آپؐ سے روایت کیا ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپؐ کے ظہور کے وقت نازل ہوں گے اور آپؐ کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ پس تمام اوصیاء کی پیدائش اور مقامات یکے بعد دیگرے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام جن کا انتظار قسط و عدل کی خاطر ہو رہا ہے کی ولادت تک محفوظ کرلی گئیں ۔ جس طرح حکمت اور مصلحت کا تقاضا یہ تھا کہ جن حجتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے وجود غائب رہے ۔

اس ملت کے افراد کے خاص و عام میں یہ بات مشہور اور مسلمہ ہے کہ ہمارے امام زمانہ علیہ السلام کے والد حضرت امام حسن ابن علی علیہما السلام کے زمانے کا طاغوت آپؐ کی وفات تک آپؐ کی سخت نگرانی کر رہا تھا ۔ اور جب آپ علیہ السلام وفات پاگئے تو ان کے متعلقین اہل خانہ پر نگرانی کی جانے لگی اور ان کے مقربین کو قید کر دیا گیا اور آپؐ کے نومولود (امام زمانہ) کی سخت تلاش کی جانے لگی ۔ اور آپؐ کے اوپر موکل اور نگرانی کرنے والوں میں سے ایک آپؐ کا چچا جعفر (کذاب) تھا جو آپؐ کے والد حضرت امام حسن بن علی العسکری علیہما السلام کا بھائی تھا جس نے اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر دیا تھا اور یہ امید کرتا تھا کہ امامت کے لئے اس کی آرزو اس کے بھتیجے حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کی موجودگی میں پوری ہو جائے ۔ اس بناء پر آپؐ کی غیبت میں بھی وہی سنت جاری ہو گئی جو سنتیں ان حجتہائے خدا کے بارے میں جاری ہوئی تھیں جن کا ہم نے ذکر کیا تھا ۔ اور آپؐ کی غیبت میں یہی حکمت پوشیدہ ہے جو ان کی غیبت میں پوشیدہ تھی ۔

زیر عنوان حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ کی معرفت کا واجب ہونا ۔ ذیلی عنوان ۔ غیبت کا اثبات اور اسکی حکمت

عیسیٰ نے ان سے حسن بن عباس بن حریش رازی نے ان سے ابو جعفر ثانی نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے آباء کرام (علیہم السلام) نے کہ امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے اصحاب سے فرماتے ہوئے سنا: لیلۃ القدر پر ایمان لاؤ۔ بے شک یہ رات علیؑ اور اس کے بعد اس کے گیارہ فرزندوں کے لئے ہے۔

۳۱۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن حسین بن ابی خطاب، محمد بن عیسیٰ بن عبید اور عبداللہ بن عامر بن سعید نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی نجران نے ان سے حجاج خشاب نے ان سے معروف بن خربوذ نے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے آسمان پر ستارے جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع ہوجاتا ہے۔

۳۲۔ بیان کیا مجھ سے ہمارے بہت سے اصحاب نے ان سے ابو علی محمد بن ہمام نے ان سے عبداللہ بن جعفر نے ان سے احمد بن ہلال نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے سعید بن غزوان نے ان سے ابو بصیر نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ان کے آباء کرام (علیہم السلام) نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایام میں سے جمعہ کو چن لیا ہے۔ مہینوں میں سے ماہ رمضان کو اور راتوں میں سے لیلۃ القدر کو چن لیا ہے اور تمام انبیاء میں سے مجھ کو چن لیا ہے۔ مجھ سے علیؑ کو چنا اور اس کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور حسینؑ کی اولاد سے اوصیاء کو منتخب کیا ہے۔ یہ افراد غالیوں کی تحریف، جھٹلانے والوں اور گمراہوں کی تاویل کی نفی کریں گے ان میں کا نواں فرد قائمؑ ہے جو ان کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔

۳۳۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن زیاد ہمدانیؒ نے ان سے محمد بن معقل قرمیسینی نے ان سے محمد بن عبداللہ بصری نے ان سے ابراہیم بن مہزم نے ان سے ان کے والد نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے آباء کرام علیہم السلام نے ان سے حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں بارہ ائمہ ہوں گے جن کو اللہ نے میرا فہم، میرا علم اور میری حکمت عطا کی ہے۔ اور ان کو میری طینت سے خلق کیا ہے۔ پس ویل ہے ان کے لئے جو ان پر میرے بعد تکبر کریں اور میرے اہل بیت سے قطع رحم کریں۔ میں ایسے لوگوں کے لئے اللہ سے شفاعت نہیں کروں گا۔

۳۴۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاقؒ نے ان سے محمد بن ہمام ابو علی نے ان سے عبداللہ بن جعفر نے ان سے حسن بن موسیٰ خشاب نے ان سے ابوالمثنیٰ نخعی نے ان سے زید بن علی بن حسینؑ بن علیؑ نے ان سے ان کے والد علی بن حسینؑ نے ان سے ان کے والد حسین بن علی علیہم السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

میرے پاس صفحہ یہی ہے باب 24

ارشاد فرمایا کہ یہ امت کیسے ہلاک ہوگی (جب کہ ان میں) میں اور علیؑ اور میری اولاد سے گیارہ صاحبان عقل موجود ہیں اس امت کا اول میں اور آخر مسیح بن مریمؑ ہیں۔ لیکن وہ ہلاک ہوں گے جو نہ اُن سے ہیں نہ مجھ سے ہیں۔

۳۵۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن عبدالجبار نے ان سے احمد بن محمد بن زیاد ازدی نے ان سے ابان بن عثمان نے ان سے ثابت بن دینار نے ان سے سید العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے ان سے سید الشہداء حسین بن علی علیہ السلام نے ان سے سید الاوصیاء امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے ان میں اول اے علیؑ تم ہوگے اور آخر قائمؑ ہے۔ جس کے ہاتھوں پر اللہ مشرق سے مغرب تک کی فتح عطا کرے گا۔

۳۶۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ان سے ان کے چچا محمد بن ابی قاسم نے ان سے احمد بن ابوعبداللہ برقی نے ان سے محمد بن علی قرشی نے ان سے ابو الربیع زہرانی نے ان سے جریر نے ان سے لیث بن ابی سلیم نے ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ایک فرشتے کا نام دردائیل ہے۔ اس کے سولہ ہزار پر ہیں۔ ان پروں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ ایک دن اس فرشتے کے ذہن میں خیال آیا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے بھی کوئی شے بلند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنے ہی پر اور عطا کردیئے۔ اب اس کے پاس بتیس ہزار پر ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ پرواز کرے۔ چنانچہ وہ پچاس سال تک اڑتا رہا اور عرش کے کسی ایک سرے تک نہ پہنچ سکا جب وہ تھک گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وحی کی کہ اے ملک اپنے مقام پر واپس پلٹ ہماری عظمت ہر عظیم شے پر حاوی ہے۔ اور مجھ سے بلند کوئی شے نہیں۔ نہ ہی مجھے کسی مکان سے متصف کیا جاسکتا ہے۔ پس اللہ نے اس کے پر اس سے چھین لئے اور اسے صفوف ملائکہ سے نکال دیا۔ پھر جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور وہ شب جمعہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خازنِ دوزخ مالک کو حکم دیا کہ فرزند رسول کی ولادت کی کرامت میں آتش جہنم کو بجھا دو اور رضوان خازنِ جنت کو وحی کی کہ مولود محمدؐ کی خوشی میں جنت کو آراستہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حورالعین کو وحی کی کہ وہ اس خوشی کے موقعہ پر اپنے کو آراستہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو وحی کی کہ وہ حسین (علیہ السلام) کی ولادت کی کرامت میں صف باندھ کر کھڑے ہوجائیں اور تسبیح و تحمید و تکبیر و تمجید کریں۔ اور اللہ نے حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ میرے نبی کے پاس ہزار گروہ ملائکہ کے جائیں اور ہر گروہ میں ہزار ہزار ملک ہوں جو سب زین و لجام سے آراستہ سفید اور کالے نشانوں والے گھوڑوں پر سوار ہوں اور وہ گھوڑے یاقوت اور جواہر سے سجے ہوئے ہوں۔ اور ان کے ساتھ ملائکہ ہوں جنہیں روحانی کہا جاتا ہے۔ اپنے ہاتھوں میں نور کے طبق ہوں اور وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مولود کی مبارک باد دیں اور حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو وحی کی کہ اے جبرئیل میرے نبی کو یہ خبر دینا کہ اس مولود کا نام حسین رکھو۔ اور ان سے کہو کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ

باب (۲۷) جناب سیدہ سے مروی وہ حدیث جس میں بارہ ائمہ طاہرین علیہم السلام اور امہات ائمہ کے اسماء گرامی ذکر ہوئے ہیں اور یہ کہ ان میں بارہویں قائم ہیں

۱۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانیؒ نے ان سے حسن بن اسماعیل نے ان سے ابو عمرو سعید بن محمد بن نصر قطان نے ان سے عبداللہ بن محمد سلمیؒ نے ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے محمد بن سعید بن محمد نے ان سے عباس بن ابو عمرو نے ان سے صدقہ بن ابو موسیٰ نے ان سے ابو نضرہ نے کہ جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا وقتِ رحلت آیا تو آپؑ نے اپنے صاحب زادے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو طلب فرمایا۔ اور ان سے عہد (امامت) لیا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بھائی زید بن علی بن حسین نے امام (محمد باقر علیہ السلام) سے فرمایا کہ اے بھائی آپ کیوں نہیں (امر امامت کو) حسن و حسین (علیہما السلام) کی طرح انجام دیتے (یعنی جس طرح امام حسنؑ کے بعد امام حسین امام ہوئے۔ اسی طرح آپؑ کے بعد میں امام بنایا جاؤں) آپؑ نے فرمایا: اے ابو الحسن امانت (امامت) کسی مثال کی پیروی میں انجام نہیں دی جاتی۔ اور عہد (امامت) رسم کے طور پر ایک دوسرے کو نہیں دیا جاتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی حجتوں میں سے طے شدہ امور ہیں۔ (یعنی اس میں میرا کوئی اختیار نہیں ہے) پھر آپؑ نے جابر بن عبداللہ کو طلب فرمایا اور کہا اے جابر۔ ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تم نے صحیفہ (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں دیکھی ہے جابرؓ نے کہا: ہاں اے ابو جعفر ایک مرتبہ میں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے عظمت سرا پر حاضر ہوا تاکہ جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دوں۔ میں نے دیکھا کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ہاتھ میں ایک سفید جلد میں بند صحیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے سیدۃ النساء یہ آپ کے ہاتھ میں کیسا صحیفہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں میری اولاد میں سے ہونے والے ائمہ کے اسماء ہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں۔ بی بی نے فرمایا: اے جابر اس کو صرف نبی یا نبی کا وصی یا اہل بیت ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ اگر ایسا حکم نہ ہوتا تو میں تم کو ضرور دیتی۔ ہاں میں اتنی اجازت دے سکتی ہوں کہ (بغیر ہاتھ لگائے) اسے دیکھ سکتے ہو۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس صحیفہ کو پڑھا اس میں تحریر تھا ابو القاسم محمدؐ بن عبداللہؑ مصطفیٰ جن کی والدہ آمنہؑ بنت وہب، ابو الحسن علیؑ ابن ابی طالبؑ المرتضیٰ، جن کی والدہ فاطمہؑ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف۔ ابو محمد حسنؑ بن علی البر، ابو عبداللہ حسینؑ بن علی تقیؑ، ان دونوں کی والدہ فاطمہؑ بنت محمدؐ، ابو محمد علیؑ بن حسینؑ العدل ان کی والدہ شہربانوؑ بنت یزدجرد ابن شاہنشاہ، ابو جعفر محمدؑ بن علیؑ الباقر جن کی والدہ ام عبداللہؑ بنت حسنؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ؛ ابو عبداللہ جعفرؑ بن محمدؑ الصادق جن کی والدہ ام فروہؑ بنت قاسم بن محمدؑ بن ابو بکرؑ، ابو ابراہیم موسیٰؑ بن جعفرؑ ثقہ جن کی والدہ ایک کنیز جن کا نام حمیدہؑ، ابو الحسن علیؑ بن موسیٰؑ رضا جن کی والدہ ایک کنیز جن کا نام نجمہؑ، ابو جعفر محمدؑ بن علیؑ

ذکی جن کی والدہ ایک کنیز جن کا نام خیزرانؒ، ابو الحسن علیؑ بن محمدؑ امین جن کی والد موسن کنیز، ابو محمد حسنؑ علی رفیق جن کی والدہ سمانہؒ کنیز اور ان کی کنیت ام الحسن، ابوالقاسم محمدؑ بن حسنؑ یہ خلق پر اللہ کی حجت قائم ہیں جن کی والدہ نرجس کنیز **صلوات اللہ علیہم اجمعین۔**

اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں امام قائم علیہ السلام کا اسم مبارک کا ذکر ہوا ہے اور اگلے ابواب میں ہم ان حدیثوں کا ذکر کریں گے جن میں امام قائم علیہ السلام کا نام لینے سے منع کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ۔

باب (۲۸) امام قائمؑ کا تذکرہ اس لوح میں جو حضورؐ نے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو دی اور آپ نے جابر بن عبداللہ انصاری کو دکھائی اور انہوں نے اسے پڑھا، نقل کیا اور ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہما السلام کو بعد میں اس کے متعلق بتایا

۱۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان دونوں سے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری نے ان سے ابوالحسن صالح بن ابی حماد اور حسن بن طریف نے ان سے بکر بن صالح نے

نیز بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ اور محمد بن علی ماجیلویہؒ اور احمد بن علی بن ابراہیمؒ اور حسن بن ابراہیم بن ناتانہؒ اور احمد بن زیاد ہمدانیؒ نے ان سے علی بن ابراہیم نے ان سے ان کے والد ابراہیم بن ہاشم نے ان سے بکر بن صالح نے ان سے عبدالرحمٰن بن سالم نے ان سے ابوبصیر نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آپؑ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے جابر ابن عبداللہ انصاریؒ سے فرمایا: اے جابر مجھے تم سے ایک کام ہے جب تم فرصت سے ہو تو مجھ سے ملنا۔ جابر نے کہا: مولا۔ جس وقت فرمائیں حاضر ہو جاؤں گا۔ پھر ایک دفعہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر ابن عبداللہ انصاریؒ کو تنہائی میں طلب کیا اور فرمایا: اے جابر۔ اس لوح کے بارے میں بتلاؤ جو تم نے میری جدہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں دیکھی تھی اور اس لوح میں جو کچھ تھا اس کے بارے میں تمہیں بتایا تھا۔ جابر نے کہا: میں اللہ کی گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کی جدہ جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ جناب امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دے سکوں۔ میں نے بی بی کے ہاتھوں میں ایک سبز لوح دیکھی مجھے گمان ہو کہ یہ زمرد کی ہے۔ اور اس کی کتابت ایسی نورانی تھی جیسے سورج کا نور ساطع ہو۔ میں نے عرض کیا: اے بنت رسولؐ آپ پر میرے ماں باپ نثار یہ کیسی لوح ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ لوح اللہ نے رسولؐ کو بھیجی ہے۔ اس میں میرے والد کا نام علیؑ کا نام، میرے دونوں فرزندوں کا نام اور ان کے بعد کے ہونے والے اوصیاء کا نام ہے۔ پھر میرے والد نے یہ مجھے

عطا فرمائی ہے ۔ تاکہ اس طرح میں خوش ہو جاؤں ۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی جدہ سلام اللہ علیہا سے وہ لوح لے کر پڑھی اور اس کو نقل کرایا ۔ میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) نے جابر سے کہا اے جابر کیا وہ لوح تم مجھے دکھاؤ گے ؟ جابر نے عرض کیا: ضرور ۔ پس میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر گئے اور جابر پتلی کھال پر (لکھا ہوا) ایک صحیفہ نکال کر لائے ۔ امام (محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: اے جابر تم اپنی کتاب پر نظر رکھو اور میں تمہیں بیان کرتا ہوں جو اس میں لکھا ہے ۔ پس جابر نسخہ دیکھتے اور آپ بیان کرتے جاتے اور خدا کی قسم امام محمد باقر علیہ السلام نے جو فرمایا وہ ایک حرف بھی غلط نہ تھا ۔ جابر نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپ نے فرمایا ایسا ہی اس لوح میں لکھا ہے ۔ (اس لوح کی عبارت یہ تھی ۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی جانب سے محمدؐ کے لئے نور و سفیر و حجاب و دلیل ہے ۔ جس کو روح الامین، رب العالمین کی جانب سے لے کر نازل ہوئے ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے نام کی عظمت بیان کرو میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور ان کا انکار نہ کرو ۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ۔ میں جابروں کا جبر توڑنے والا [اور تکبر کرنے والوں کو نابود کرنے والا] ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن حساب کرنے والا ہوں ۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ۔ پس جو میرے علاوہ کسی غیر سے امید لگائے اور کسی غیر سے خوف کرے تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جیسا عذاب کائنات میں کسی کو نہیں ہوا ۔ پس میری عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو ۔ پس میں نے کوئی بھی نبی مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ جب اس کے دن پورے ہوئے اور اس کی عمر تمام ہوئی تو میں نے اس کا وصی مقرر کیا اور میں نے تم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی اور اس کے بعد تم کو سبطین حسن و حسین (علیہما السلام) سے مکرم کیا اور میں نے حسن (علیہ السلام) کو اس کے والد کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا اور حسین (علیہ السلام) کو اپنی وحی کا خزینہ دار قرار دیا اور اس کو شہادت کے ساتھ مکرم کیا ۔ اور اس پر سعادت کو ختم کیا وہ شہداء میں افضل ہے اور سب سے بلند درجہ والا ہے ۔ اس کے ساتھ میرا کلمہ تامہ اور حجت بالغہ ہے ۔ اس کے بعد اس کی عترت کو (فضائل سے مکرم) قرار دیا ۔ ان میں اول علی سید العابدین (علیہ السلام) اور گزشتہ اولیاء کی زینت ہیں ۔ اور ان کا فرزند جس کا نام اس کے جد کے نام پر محمد باقر (علیہ السلام) ہے ۔ جو میرے علم کو ظاہر کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہے ۔ عنقریب ہلاک ہو جائیں گے وہ لوگ جو جعفر (کی امامت) کے بارے میں شک کریں گے ۔ اس کا انکار کرنے والا میرا منکر ہے ۔ میرا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ میں جعفر کی عظمت کو اجاگر کردوں گا اور اس کے دوستوں، پیرکاروں اور مدد کرنے والوں کی وجہ سے اسے خوش کردونگا ۔ موسیٰ (کاظم علیہ السلام) کے بعد شدید فتنہ کھڑا ہوگا ۔ شریعت کی رسی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت پوشیدہ نہیں رہے گی اور میرے اولیاء کبھی بھی

شقاوت کے مرتکب نہیں ہوں گے ۔ پس جو ان ائمہ میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا گویا اس نے میری نعمتوں کو جھٹلایا اور میری کتاب میں تغیر کیا اور مجھ پر جھوٹ باندھا ۔ ایسے جھوٹوں اور منکروں کے لئے جہنم ہے جو میرے بندے اور حبیب موسیٰ (کاظم علیہ السلام) کے بعد فتنہ اٹھائیں گے ۔ اور آٹھویں (امام) کو جھٹلانے والا ایسا ہے گویا اس نے تمام کو جھٹلایا ۔ علی (رضا علیہ السلام) میرا ولی اور ناصر ہے جس کے کندھے پر میں نبوت ۔ کا بوجھ ڈال دوں گا اور سختیوں سے اس کی آزمائش کرونگا ۔ اس کو ظالم قتل کریں گے ۔ اور وہ اس شہر میں دفن ہوگا جن کی بنیاد عبد صالح ذوالقرنین نے رکھی تھی اور وہ میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن ہوگا ۔ میں اس کی آنکھوں میں اس کے بیٹے محمد (تقی علیہ السلام) سے ٹھنڈک دوں گا ۔ جو اس کے بعد خلیفہ ہوگا ۔ وہ میرے علم کا وارث ، میری حکمت کا معدن ، میرے راز کا امین اور میری خلق پر حجت ہوگا ۔ جنت اس کی جائے بازگشت ہوگی اور وہ اپنے اہل خاندان میں سے ان کی شفاعت کرے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی ۔ انتہائی سعادت ہے اس کے بیٹے علی (نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرا ولی و مددگار ہے ۔ وہ خلق پر گواہ اور میری وحی کا امین ہے ۔ اس کا ایک فرزند ہوگا جو میرے راستے پر بلانے والا اور میرے علم کا خازن ہوگا وہ حسن (عسکری علیہ السلام) ہوگا ۔ پھر میں اس سلسلہ (امامت) کو اس کے بیٹے کے ذریعے مکمل کروں گا جو عالمین کے لئے رحمت ہوگا ۔ اس کے لئے کمالِ موسیٰ (علیہ السلام) ہدیہ عیسیٰ (علیہ السلام) اور صبرِ ایوب (علیہ السلام) ہے ۔ میرے یہ اولیاء اپنے زمانے میں مصائب و آلام اٹھائیں گے اور ان کے دور کے بادشاہ ظلم ڈھائیں گے جس طرح ترک و دیلم کے بادشاہ کرتے تھے ۔ پس یہ قتل کئے جائیں گے اور ان کے اسباب جلائے جائیں گے اور وہ خوف کے عالم میں زندگی گزاریں گے ۔ زمین ان کے خون سے سرخ ہوگی ۔ یہ ہی میرے اولیاء حق ہیں جن کے ذریعے میں جہل کا فتنہ دور کروں گا ان کے ذریعے مصیبتوں کو دور کردونگا اور ان پر پڑی ہوئی زنجیروں کو توڑ دونگا ۔ یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے ۔ اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابو بصیر فرماتے تھے کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سنی ہے تو یہ بھی آپ کے لئے کافی ہے ۔ اور اس حدیث کو اس کے اہل کے علاوہ کسی اور سے بیان کرنے سے پرہیز کرے ۔

۲ ۔ بیان کیا مجھ سے علی بن حسین بن شاذویہ مؤدبؒ اور احمد بن ہارون قاضیؒ نے ان سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے ان سے ان کے والد نے ان سے جعفر بن محمد بن مالک فزاری کوفی نے ان سے مالک سلولی نے ان سے درست بن عبدالحمید نے ان سے عبداللہ بن قاسم نے ان سے عبداللہ بن جبلہ نے ان سے ابو السفاتج نے ان سے جابر جعفی نے ان سے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ میں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک لوح رکھی ہے جس میں سے آنکھوں کو خیرہ کردینے والا نور ساطع تھا ۔ اس لوح میں بارہ نام تھے تین ظاہر لوح پر اور تین باطن پر تین آخر میں تین

ایک سمت میں پس اس طرح بارہ نام تھے۔ میں نے عرض کیا: یہ کن لوگوں کے اسماء گرامی ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ اوصیاء کے اسماء گرامی ہیں۔ جن کا اول میرا ابن عم (علی علیہ السلام) اور گیارہ میری اولاد سے ہوں گے۔ اس میں آخر قائم ہوگا صلوات اللہ علیہم اجمعین جابر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ان میں تین مقام پر محمد محمد محمد لکھا تھا اور چار پر علی علی علی علی تھا۔

۳۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے ان سے ان کے والدؒ نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب نے ان سے حسن بن محبوب نے ان سے ابو جارود نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے ان کا کہنا ہے کہ میں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک لوح رکھی ہے۔ جس میں اوصیاء کے اسماء گرامی ہیں۔ جن کی تعداد بارہ ہے۔ ان میں آخری امام قائم (علیہ السلام) ہیں تین کے اسماء محمد اور چار کے علی ہیں۔

بیان کیا مجھ سے ابو محمد حسن بن حمزہ علوی نے ان سے ابو جعفر محمد بن حسین بن درست سروی نے ان سے جعفر بن محمد بن مالک نے ان سے محمد بن عمران کوفی نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابو نجران اور صفوان بن یحییٰ نے ان سے اسحاق بن عمار نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اسحاق کیا میں تمہیں بشارت دوں؟ انہوں نے کہا: میں آپ پر فدا فرزند رسول۔ ضرور۔ آپ نے فرمایا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املا کرایا ہے اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے لکھا ہے اس میں یہ تحریر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی طرف سے ہے اور اس کے بعد اس حدیث لوح کا ذکر ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے۔ آخر میں یہ فقرہ ہے۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق یہ ملائکہ اور رسولوں کا دین ہے۔ اس کی نااہل افراد سے حفاظت کرو۔ اللہ تمہاری حفاظت کرے اور تمہاری اولاد کی اصلاح کرے۔ پھر فرمایا: جس نے اس (دین) کی معرفت حاصل کر لی وہ عذاب الہٰی سے محفوظ ہو گیا۔

نیز ہم سے ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانیؒ نے بیان کیا ان سے حسن بن اسماعیل نے ان سے سعید بن محمد بن قطان نے ان سے عبداللہ بن موسیٰ رویانی ابوتراب نے ان سے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے ان سے علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ان سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے جد نے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی اولاد کو جمع کیا ان میں ان کے چچا زید بن علی بھی تھے۔ پھر ایک کتاب نکالی جو حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں سے تحریر تھی اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املاء کرایا تھا اس میں تحریر تھا۔ "یہ کتاب اللہ عزیز حکیم کی طرف سے ہے" اس کے بعد حدیث لوح کا تذکرہ ہے

پھر تحریر ہے (یہ سب ائمہ) ہدایت یافتہ ہیں ۔"
آخر حدیث میں عبدالعظیم کہتے ہیں کہ افسوس صد افسوس ہے محمد بن جعفر کے لیئے جس نے امام وقت کے خلاف خروج کیا ۔ حالانکہ اس نے یہ حدیث اپنے والد سے سن لی تھی ۔ پھر فرمایا یہ اللہ کا راز اور اس کے ملائکہ کا دین ہے ۔ پس اس کو پھر اس کے اہل سے بیان کرد ۔

۴ ۔ بیان کیا مجھ سے حسین بن احمد بن ادریسؒ نے ان سے ان کے والد نے ان سے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور ابراہیم بن ہاشم نے ان سے حسن بن محبوب نے ان سے ابو جارود نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہ میں (ایک مرتبہ) جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک لوح رکھی ہے جس میں اوصیاء کے اسماء گرامی ہیں ۔ جن کی تعداد بارہ ہے ۔ اور ان میں کا آخر امام قائم علیہ السلام ہے ۔ ان میں تین محمد اور چار علی ہیں ۔ **صلوات اللہ علیہم (اجمعین)**

باب (۲۹) غیبتِ امام قائم (علیہ السلام) کے بارے میں حضرت امام حسن علیہ السلام کا خبر دینا

۱ ۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ ، عبداللہ بن جعفر حمیری ، محمد بن یحییٰ عطار اور احمد بن ادریس نے ان سے احمد بن ابو عبداللہ برقی نے ان سے ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفری نے ان سے ابوجعفر الثانی محمد بن علی علیہما السلام نے بیان کیا ہے کہ ایک دن جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جناب سلمان فارسیؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہوئے آپؑ کے ساتھ جناب امام حسن علیہ السلام بھی تھے ۔ آپؑ مسجد میں بیٹھ گئے ۔ اتنے میں ایک خوبصورت خوش پوش مرد آیا اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو سلام کیا ۔ آپؑ نے سلام کا جواب دیا ۔ وہ شخص بیٹھ گیا ۔ اور بولا اے امیرالمومنین (علیہ السلام) مجھے آپؑ سے تین مسئلے پوچھنے ہیں اگر آپؑ نے ان کے جوابات صحیح دے دیئے تو سمجھوں گا کہ آپؑ کی قوم نے جو آپؑ کے بارے میں فیصلہ کیا ہے (یعنی آپؑ سے رُوگردانی کی اور امر خلافت کسی اور طرف لے گئے) اس کی وجہ سے وہ دنیا و آخرت میں مامون نہیں ہیں ۔ بصورت دیگر میں سمجھوں گا کہ آپؑ اور وہ ایک ہی راستے پر گامزن ہیں ۔ (یعنی آپؑ میں اور آپؑ کی قوم میں کوئی فرق نہیں ہے) جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا پوچھ جو کچھ پوچھنا چاہتا ہے ۔ اس نے کہا مجھے یہ بتائیں کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے ؟ انسان کیسے بھولتا اور یاد رکھتا ہے ؟ انسان کی شباہت اپنے چچاؤں یا ماموؤں پر کیسے ہوتی ہے ۔ پس امیرالمومنین علیہ السلام میرے والد امام حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابو محمد ان